سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

دو شنبہ ۔ ۳ جون سنہ ۱۹۷۴ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	نومنتخب اراکین کی حلف برداری	۲
۳	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	۳
۴	تعزیتی قرار دادیں۔	
	(i) ۔ مولوی شمس الدین	۷
	(ii) فیلڈ مارشل محمد ایوب خان	۱۴
۵	انتخاب و حلف برداری ڈپٹی اسپیکر	۱۹
۶	ڈپٹی اسپیکر کو تہنیت	۲۰

جلد ہشتم ☆ شمارہ اوّل (۱)

فہرست ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان
۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی
۳۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۴۔ میر یوسف علی خان مگسی
۵۔ مولوی صالح محمد
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۸۔ مسٹر محمود خان اچکزئی
۹۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی
۱۰۔ سردار اللہ جان کیتران
۱۱۔ مس فضیلہ عالیانی ۔
۱۲۔ میر صابر علی بلوچ
۱۳۔ میر قادر بخش بلوچ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

بروز دوشنبہ مورخہ ۳ جون ۱۹۷۴ء

زیر صدارت اسپیکر سردار محمد خان باروزئی

ٹھیک دس بجے صبح شروع ہوا۔

تلاوت کلام پاک از قاری سید افتخار احمد خطیب

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ـــ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ
تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ○ (سورة ۴-۵۸) آیت
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○ صدق اللہ العظیم (سورۃ ۱۶-۹۰) آیت

یہ آیات کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں پانچویں پارہ کے پانچویں رکوع اور چودھویں پارہ کے انیسویں رکوع کی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:- پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے ـــ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تم کو بہت ہی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے اگر اسی طریق معدلت سے دنیا میں بھی انتظامات درست رہینگے اور آخرت میں بھی اجر اسی کا ہے، بیشک اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔

بیشک اللہ عدل کا اور حسن سلوک کا اور اہل قرابت کو دیتے رہنے کا حکم دیتا ہے اور کھلی برائی سے اور مطلق برائی سے اور ظلم و سرکشی سے ممانعت کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت دیتا ہے اسلئے کہ تم نصیحت قبول کرو۔ اور پورا کرو اللہ کے عہد کو جب تم عہد کر چکے ہو۔ اور قسموں کو بعد ان کے استحکام کے مت توڑو حالانکہ تم اللہ کو گواہ بنا چکے ہو۔ بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

مسٹر اسپیکر۔ نو منتخب ممبر مسٹر قادر بخش آکر حلف اٹھائیں۔
مسٹر قادر بخش بلوچ نے اردو میں حلف اٹھایا۔

مسٹر اسپیکر۔ مسٹر صابر علی بلوچ۔
مسٹر صابر علی بلوچ نے اردو میں حلف اٹھایا۔

مسٹر اسپیکر۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی۔
نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی نے اردو میں حلف اٹھایا۔

مسٹر اسپیکر۔ اب سوالات ہونگے۔

وزیر اعلیٰ و قائد ایوان۔ (جام میر غلام قادر خان)۔ جناب اسپیکر! میں درخواست کرتا ہوں کہ وقفہ سوالات کو ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ مولوی شمس الدین مرحوم اور سابق صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی وفات کے سلسلے میں ہم قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ)۔ جناب شام کو ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوگا، ہم وقفہ سوالات کو ملتوی کر سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ آج کے ایجنڈے میں کل تین سوال ہیں اور انکے جواب بھی چھپے ہوئے ہیں۔ اسکے علاوہ آج کارروائی بھی کوئی نہیں ہے (قائد ایوان کیطرف اشارہ کرتے ہوئے) کل تین تو سوالات ہیں۔ وقفہ سوالات کیوں ملتوی کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ و قائد ایوان۔ جناب دستور کے مطابق ایسے موقع پر سوالات کا وقفہ ختم ہو جایا کرتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ دستور تو ہے لیکن آج تو نہ سوالات زیادہ ہیں اور نہ کوئی دوسرا کام۔ اسلئے ہمیں ایجنڈے

کے مطابق چلنا چاہیئے ۔ آپ اپنی تجویز واپس لے لیں ۔

قائدِ ایوان ۔ بہت اچھا جناب میں تجویز واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ تو اب سوالات ہونگے ۔

***۶۲۱ ۔ مسٹر محمود خان اچکزئی ۔** کیا وزیر صنعت وتجارت تبلائیں گے کہ ۔

(۱) کوئٹہ کے قریب جو انڈسٹریل ایریا ہے اسکا کل رقبہ کتنا ہے ۔

(۲) اس رقبہ کو کتنے پلاٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر پلاٹ کا رقبہ کتنا ہے ۔

(۳) اس صنعتی علاقہ میں کتنے پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں کس کس صاحب کے نام وکس مقصد کے لئے اور کب الاٹ ہوئے ہیں ۔

(۴) اس وقت اس صنعتی علاقہ میں کتنے کارخانے لگ چکے ہیں اور کتنے کارخانوں پر کام چالو ہے ۔

(۵) کیا یہ درست ہے کہ قاعدہ کے رو سے کوئی الاٹ شدہ پلاٹ کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ تک خالی نہیں رکھ سکتا ۔ اور اگر اس سے زائد عرصہ کوئی پلاٹ خالی رہے تو وہ الاٹمنٹ منسوخ ہو جائے گی ۔

(۶) اگر جز (۵) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے ۔

(۷) اگر جز (۶) کا جواب اثبات میں ہے تو کون کونسے پلاٹ الاٹ کرانے والوں سے خالی کرائے گئے ہیں ۔

(۸) اگر (۶) کا جواب نفی میں ہے تو کیوں اور کب تک اس پر عمل کرا کر نئے درخواست کرنے والوں کو یہ خالی شدہ پلاٹ الاٹ کئے جائیں گے ۔

وزیر صنعت وتجارت ولوکل گورنمنٹ وقانون وپارلیمانی امور ۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ)

(۱) اس صنعتی علاقہ کا کل رقبہ ۴۳ ایکڑ ۲۵ پول ہے ۔

(۲) اس رقبہ کو کل ۱۰۴ پلاٹس میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ اور اس کی ترتیب اس طرح ہے :۔

"اے"	پیمائش	۲۰،۰۰۰ مربع فٹ	= ۲۵ پلاٹس
"بی"	پیمائش	۱۰،۰۰۰ مربع فٹ	= ۴۸ پلاٹس
"سی"	پیمائش	۵،۰۰۰ مربع فٹ	= ۳۱ پلاٹس
		کل تعداد	= ۱۰۴ پلاٹس

(۳) اس صنعتی علاقہ میں اب تک جو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ۔ اور جن صاحبان کو جس مقصد کے لئے الاٹ کئے گئے ہیں
اسکی تفصیل منسلک ہے ۔ جبکہ خلاصہ درج ذیل ہے ۔

"اے"	پلاٹ	=	۲۱	ملاحظہ ہو آخر میں گوشوارہ (الف) (صفحہ نمبر ۲۴)
"بی"	پلاٹ	=	۴۳	
"سی"	پلاٹ	=	۳۰	
کل تعداد		=	۹۴	

(۴) اس وقت صنعتی علاقہ میں ۸ کارخانے چل رہے ہیں ۔ جبکہ ایک وناسپتی گھی کا کارخانہ ایک آٹے کی مل اور ایک جوتا سازی کا کارخانہ زیر تعمیر ہے ۔

(۵) جی ہاں یہ درست ہے کہ قاعدے کی رو سے چھ ماہ کی مدت کے اندر اندر الاٹ شدہ پلاٹ پر کام کا شروع کیا جانا ضروری ہے ۔

(۶) اگر کوئی پارٹی مذکورہ مدت میں الاٹ شدہ پلاٹ پر کام شروع نہ کر سکے اور اسکے لئے دفتر ہذا میں کوئی معقول وجہ پیش کرے تو اس مدت کو بڑھا دیا جاتا ہے تاکہ اس علاقہ میں صنعتیں لگانے والوں کی ہمت افزائی ہو ۔ اور متعلقہ پلاٹ کی الاٹمنٹ یا منسوخی کے لئے احکامات جاری نہ کرنے پڑیں ۔

(۷) چونکہ بہت سی پارٹیاں جو کئی سال گزرنے کے بعد بھی الاٹ شدہ پلاٹ پر کام شروع نہیں کرا سکے ۔ اسلئے ان تمام پلاٹس کو خالی تصور کیا جا رہا ہے ۔

(۸) جیسا کہ جز (۷) کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے ۔ بہت سی پارٹیاں ابھی تک اپنے الاٹ شدہ پلاٹس پر کام شروع نہیں کرا سکیں ۔ اسلئے وہ پلاٹس خالی پڑے ہیں ۔ جو کہ اُن صنعت کاروں کو الاٹ ہو سکتے ہیں جو صنعتی علاقہ میں اپنی صنعتیں قائم کرنا چاہیں ۔ مزید یہ غیر الاٹ شدہ پلاٹ بھی موجود ہیں ۔ جو کسی بھی صنعت کار کو الاٹ کئے جا سکتے ہیں ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ جناب جواب کے جز (۳) میں حسب مطالبہ تفصیل نہیں دی گئی ۔

وزیر صنعت و تجارت ۔ تفصیل گوشوارے میں دی ہوئی ہے ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ جناب چھ ماہ سے جو پلاٹ خالی پڑے ہیں اور پارٹیاں کام شروع نہیں کر سکی ہیں ۔

اسکی کیا وجہ ہے ؟

وزیر صنعت وتجارت ۔ زیادہ تر پلاٹ پڑے ہوئے ہیں اور پارٹیاں وعدہ کرتی ہیں کہ وہ کام شروع کرینگی لیکن نہیں کر سکتیں ۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرے جو واقعی کارخانہ لگانے کے کوشاں ہیں ویسے ہم اُن کے پلاٹ منسوخ بھی کر سکتے ہیں لیکن فائدہ نہ ہوگا کیونکہ اس وقت بھی پلاٹ موجود ہیں اور انکی کوئی قلت نہیں ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال نمبر ۶۲۴ ۔

۶۲۴*۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ کیا وزیر قانون صاحب بتلائیں گے کہ ۔

(ا) کیا یہ حقیقت ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبروں کے الاؤنس میں اضافہ ہوا ہے اگر یہ حقیقت ہے تو پھر بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ممبروں کے الاؤنس میں اضافہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ۔

وزیر صنعت وتجارت، لوکل گورنمنٹ و قانون وپارلیمانی امور ۔ فی الحال کوئی ایسی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ البتہ وفاقی حکومت نے قومی اسمبلی کے ممبران اور سینٹ کے ممبران کے الاؤنس بڑھا دیئے ہیں ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ میرا سوال تھا کہ اگر ایسی تجویز زیر غور نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور ۔ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ آپکے سوال کے ذریعے پہلی دفعہ یہ سامنے آیا ہے ہم اسکو کابینہ کی میٹنگ میں پیش کرینگے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال نمبر ۶۲۵ ۔

۶۲۵*۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ ازراہ کرم بتائیں گے کہ ۔

(ا) کیا یہ حقیقت ہے کہ مورخہ ۵ راگست ۱۹۶۹ء کو چیئرمین کوئٹہ میونسپل کمیٹی نے ملک چیئرمین کوئٹہ میونسپل کمیٹی کو برائے ٹینڈرنگ ونیلامی چنگی سال ۷۰-۱۹۶۹ء مبلغ ۶۸،۲۰۰ روپے بطور کمیشن ادا کئے تھے ۔

(۲) کیا یہ حقیقت ہے کہ سرکاری آڈیٹر کے اعتراض پر کمشنر کوئٹہ ڈویژن نے بحیثیت کنٹرولنگ اتھارٹی کوئٹہ میونسپل کمیٹی بذریعہ اپنی چٹھی نمبر BD - 24 - RRG - 296 مورخہ ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء احکامات جاری کئے کہ وائس چیئرمین اس رقم کو غیر قانونی طور پر وصولی کا جواب دیں اور اپنی پوزیشن واضح کریں ۔

(۳) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈائریکٹر لوکل آڈٹ ۔ کراچی ریجن کراچی نے بذریعہ میمورنڈم نمبر 7 (8)46 B-II-L مورخہ ۳ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کمشنر کوئٹہ ڈویژن کو چیئرمین اور وائس چیئرمین کی ان بے قاعدگیوں سے مطلع کیا اور سفارش کی کہ یہ رقم وائس چیئرمین سے وصول کی جاوے ۔

(۴) اگر (۱) (۲) اور (۳) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر بلدیات مندرجہ بالا خطوط کی کاپیاں ایوان میں پیش کریں گے اور بتلائیں گے کہ حکومت نے وائس چیئرمین سے مبلغ ۲۰۰ء ۶۸ روپے کی رقم وصول کرلی ہے ۔ اگر نہیں تو حکومت ان سے رقم وصول کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔

(۱) یہ حقیقت ہے کہ مورخہ ۵ ر اگست ۱۹۶۹ء کو چیئرمین میونسپل کمیٹی (حاجی خیر محمد خان) نے وائس چیئرمین کوئٹہ میونسپل کمیٹی کو برائے ٹینڈرنگ و نیلامی چونگی سال ۷۰-۱۹۶۹ء مبلغ ۲۰۰ء ۶۸ روپے بطور کمیشن ادا کئے تھے ۔

(۲) یہ حقیقت ہے کہ سرکاری آڈیٹر کے اعتراض پر کمشنر کوئٹہ ڈویژن نے بحیثیت کنٹرولنگ اتھارٹی کوئٹہ میونسپل کمیٹی بذریعہ چٹھی نمبر بی ۔ ڈی ۲۴ ۔ آر آر جی ۔ ۲۹۶ مورخہ ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء احکامات جاری کئے کہ وائس چیئرمین اس رقم کو غیر قانونی طور پر وصولی کا جواب دیں اور اپنی پوزیشن واضح کریں ۔

(۳) یہ حقیقت ہے کہ ڈائریکٹر لوکل آڈٹ کراچی ریجن نے بذریعہ میمورنڈم نمبر ۴۶۷ / (۸) بی ۔ II ۔ ایل مورخہ ۳ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کمشنر کوئٹہ ڈویژن کو چیئرمین اور وائس چیئرمین کی ان بے قاعدگیوں سے مطلع کیا اور سفارش کی کہ یہ رقم وائس چیئرمین سے وصول کی جائے ۔

(۴) شق نمبر (۱) و (۲) میں مذکور خطوط کی نقول منسلک ہیں ۔ مبلغ ۲۰۰ء ۶۸ روپے کی رقم حاجی رسول خان ، وائس چیئرمین (سابق) میونسپل کمیٹی کوئٹہ سے واپس وصول کی جا چکی ہے ۔ وصول شدہ رقوم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔ (خطوط کے لئے ملاحظہ ہو گوشوارہ "ب" ص ۲۸)

بیونیل رسید نمبر	تاریخ وصولی	رقم وصول شدہ
۱۷/۹۵	۱۳-۱۱-۶۹	۴۰،۰۰۰/-
۱۹/۲۵	۹-۱۲-۶۹	۲۸،۲۰۰/-

تحریک التواء

مسٹر اسپیکر۔ ایک تحریک التواء کا نوٹس میر شاہنواز خان شاعلیانی کیطرف سے وصول ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ کے مطابق اسکی تین نقلیں نہیں دی گئیں اس لئے میں اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چونکہ اخبارکے نمائندے ہڑتال پر چلے گئے ہیں اس لئے اسمبلی کی کارروائی ایک گھنٹہ کے لئے ملتوی کردی جائے کیونکہ لوکل اخبار کارروائی کی خبریں نہ دے سکیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ اخبار نویس تو موجود ہیں۔ ایجنسیز کے نمائندے بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

اب وزیر قانون و پارلیمانی امور تعزیت کی قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی مولانا محمد شمس الدین شہید کی المناک شہادت پہ گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور ایسی بربریت کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ مرحوم ایک نوجوان۔ نیک سیرت اور با اخلاق شخصیت تھے۔ وہ خدمات جو انہوں نے بحیثیت رکن و ڈپٹی اسپیکر سرانجام دیں یہ اسمبلی انکی بہت قدر کرتی ہے۔ اور یہ اسمبلی

دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین ۔

مسٹر اسپیکر ۔ قرارداد یہ ہے کہ۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی مولانا محمد شمس الدین شہید کی المناک شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور ایسی بربریت کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ مرحوم ایک نوجوان، نیک سیرت اور با اخلاق شخصیت تھے۔ وہ خدمات جو انہوں نے بحیثیت رکن و ڈپٹی اسپیکر سرانجام دیں یہ اسمبلی انکی بہت قدر کرتی ہے اور یہ اسمبلی دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب اسپیکر ۱۳ ۔ مارچ ۱۹۷۴ء کو مولوی شمس الدین صاحب کوئٹہ سے فورٹ سنڈیمن جا رہے تھے انہوں نے اپنے ساتھ ایک شخص کو اپنی کار میں بٹھایا ہوا تھا۔ قلعہ سیف اللہ کے قریب اس شخص نے پستول کے ذریعے انکی جان لے لی یہ نقصان نہ صرف مولوی شمس الدین صاحب کے خاندان کا بلکہ پورے صوبہ بلوچستان کا ہوا ہے۔ مولوی شمس الدین صاحب اس اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر تھے۔ وہ اپنے فرائض صحیح طریقے سے سرانجام دیتے رہے۔ میرا خیال ہے کہ ان سے کسی کو کوئی شکایت نہ تھی۔ میرے ان سے الیکشن کے بعد بڑے قریبی تعلقات رہے ہیں اور اس سیاسی دور میں پہلے وہ ہمارے ساتھ تھے ہمارے گروپ کے ساتھ تھے ہم لوگوں نے ایک قرارداد پیش کی تھی اس پر بھی ان کے دستخط تھے وہ ہمارے ساتھ تھے بعد میں وہ نیپ کے ساتھ مل گئے تھے مگر ان کے چاہے جیسے بھی سیاسی خیالات تھے ان کے تعلقات ہر ممبر کے ساتھ بڑے ہمدردانہ تھے۔ اور اس قسم کے تھے کہ اسمبلی کی طرف سے ہی نہیں بلکہ سارے بلوچستان کی طرف سے اظہار غم کرنا چاہتا ہوں یہ ہمارا سب کا نقصان ہے ایوان کی دو شخصیتوں کی قتل کے ذریعہ جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ ہمارے لئے بڑی افسوسناک چیز ہے میں آپکے توسط سے مولانا شمس الدین صاحب کے خاندان کے ساتھ اظہار غم کرتا ہوں اور میں اس اظہار غم میں شریک ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت بخشے۔ ان کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ رہیگی۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی - جناب والا - آج اسمبلی کے اجلاس میں مولوی شمس الدین مرحوم کی کمی اور جدائی محسوس ہو رہی ہے مولانا صاحب ایک عالم فاضل اور اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے - انکی ناگہانی موت پر ہمیں انتہائی دکھ ہوا - سیاسی اختلافات کے باوجود مولانا صاحب میرے بہترین دوست تھے وہ اصول پرست تھے - میں انکو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے - اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیہِ راجِعُون -

وزیر محنت وصحت - (مولوی محمد حسن شاہ) مولوی محمد شمس الدین صاحب ہمارے جمعیت العلماء اسلام کے نوجوان رکن تھے - ان کی وفات پر ہر مسلمان افسوس اور غم کرتا ہے - مولانا صاحب جذبہ اور صاحب ولولہ شخص تھے - ولولہ اور جذبہ جس انسان میں ہو اور وہ ولولہ اور جذبہ کو استعمال کرے - تو وہ صحیح آدمی ہوتا ہے - جذبہ اور ولولہ استعمال کرنے کے برے نتائج نہیں ہوتے - بہر حال انکی وفات پر میں بہت زیادہ غمگین ہوں - انکو اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے - میں پولیس سے اپیل کرتا ہوں کہ قاتل کی گرفتاری کے لئے جان توڑ کوشش کرے اور جب ہاتھ آئے اسے سنگین سزا دی جائے - میں یہ بھی اپیل کرتا ہوں کہ آئندہ کے لئے ایسے جرائم روکنے کے لئے زبردست قدم اٹھائے جائیں - وآخر دعوانا ان الحمد للہ -

وزیر تعلیم - (میر یوسف علی مگسی) جناب والا - مولوی محمد شمس الدین مرحوم شہید نہ صرف میرے پڑوسی تھے بلکہ میرے انکے ساتھ ذاتی مراسم بھی تھے - افسوس یہ ہے کہ ایسی مرنجان مرنج قابل شخصیت ایسے المناک طریقے سے ختم کی جائے لیکن زیادہ افسوس اس وجہ سے ہے کہ وہ بلوچستان کی سیاست میں ایک ابھرتا ہوا ستارہ تھے اور بڑی توقع امید تھی کہ آگے چل کر وہ ایک بلند مقام حاصل کریں گے افسوس ہے کہ کسی ظالم کے ہاتھوں ہم ان سے محروم ہو گئے - انکے خاندان کے ساتھ مجھے ہمدردی ہے اور بلوچستان کی قسمت کے ساتھ بھی اور سب سے زیادہ مجھے ہمدردی بلوچستان کے سیاسی مستقبل کے ساتھ ہے جس پر ان ظالم ہاتھوں نے انہیں نہیں پہنچنے دیا میں انکو نہایت احترام کے ساتھ خراج عقیدت پیش کرتا ہوں میرا ایمان ہے کہ اگر ملزم قانون کے ہاتھوں بچ بھی جائے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے نہ بچ سکے گا - اور انشاء اللہ تعالیٰ کیفر کردار کو پہنچے گا -

میر صابر علی بلوچ - مسٹر اسپیکر - ۱۳ - مارچ ۱۹۷۴ء کا واقعہ بلوچستان کی تاریخ کا المناک واقعہ ہے -

اس دن بلوچستان کے جیالے فرزند مولانا محمد شمس الدین شہید کر دیئے گئے۔ انکی شہادت اس ملک کے جمہوریت پسند عناصر کے لئے کافی تکلیف دہ تھی وہ بہت قابل شخصیت کے مالک تھے ایک بے باک پارلیمنٹیرین تھے جمہوریت پسند تھے اور وہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن انکے نظریات انکے اصول اپنی جگہ پختہ تھے اور وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات وآبپاشی ۔ (مولوی صالح محمد) جناب اسپیکر ۔ مولوی شمس الدین مرحوم کا واقعہ ہمارے لئے اور پورے بلوچستان کے لئے افسوسناک تھا۔ اس وقت میں ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ تین روز کے بعد مجھے اطلاع دی گئی ۔

مولانا شمس الدین صاحب مرحوم جمہوریت پسند اور تازہ ولولے کے مالک تھے۔ وہ نوجوان عالم دین تھے مجھے افسوس ہے کہ تین چار مہینے کے اندر اندر اس ایوان کے دو معزز اراکین، خان شہید اور دوسرے مولانا شمس الدین جو ڈپٹی اسپیکر بھی تھے ہم سے جدا ہو گئے ۔ دونوں ظالموں کے ہاتھ سے، غیر جمہوری طریقے سے، ہم سے الگ ہو گئے۔ ہم اسکے لئے ہزار درجہ افسوس کرتے ہیں اور ہم جتنا بھی افسوس کریں وہ کم ہے۔ ہم مولانا شمس الدین صاحب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لپماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

وزیر خزانہ ۔ (سردار غوث بخش خان رئیسانی) ۔ جناب اسپیکر آج ہم یہاں اپنے ساتھی مولانا محمد شمس الدین صاحب کے المناک اور ظالمانہ قتل کا اظہارِ افسوس کر رہے ہیں۔ جناب مولانا صاحب ہمارے اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر تھے۔ میں سمجھتا ہوں وہ ہمارے ممبران میں سب سے جوان ممبر تھے۔ وہ ہنس مکھ تھے ۔ اس اسمبلی کے اندر جب میں یہاں سے بیٹھا انکو دیکھتا تھا تو وہ ہر وقت مسکراتے رہتے تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس ظالم نے ان پر کیوں وار کیا اور انکو قتل کر دیا۔ میرے خیال میں انسان اور خدا کے سامنے کسی مسلمان کا بلا وجہ قتل بہت بڑا گناہ ہے ۔

جس ظالم نے بھی ایسا کیا وہ قانون کی گرفت میں اگر نہ آسکا خدا کی گرفت میں ضرور آئیگا۔ وہ نوجوان تھے سیاست میں بھی نئے تھے لیکن اپنی صلاحیتوں کی بنا پر ڈپٹی اسپیکر بنے۔ ان کے دل میں ولولے تھے ۔ وہ بڑے لیڈر تھے انہوں نے ایک گروپ بنایا جمعیت کے لوگوں کو جمع کر کے آزاد، مسلم لیگ ممبرز کو یکجا کیا۔ یہ انکی شخصیت اور جذبہ تھا۔ اگرچہ بعد میں وہ اس گروپ کو چھوڑ کر نیپ سے جا ملے ۔ لیکن یہ سیاست ہے اور انہوں نے

ایسا اسلئے کیا کہ حالات کچھ اسی طرح تھے۔ کیونکہ صوبہ سرحد میں جمعیت نے ایسا کیا تھا اور انہوں نے اپنی پارٹی کے فیصلے کے تحت مجبور ہو کر ایسا کیا۔ وہ بہت ہی با اصول تھے ظاہرًا تو وہ ایک داڑھی والے سادہ شخص نظر آتے تھے لیکن وہ انگریزی میں بھی ماہر تھے۔ وہ صوبے کے علاقہ شین غر سے تعلق رکھتے تھے یہ سرسبز اور شاداب علاقہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس علاقے کا سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے میرے خیال میں انکی طرح کا نمائندہ نہیں آسکتا۔ ہمیں انکے حلقۂ انتخاب کی ترقی پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور اس پر غور کرنا چاہیئے یہ پہلا واقعہ نہیں ہے اس سے پہلے خان عبدالصمد خان اچکزئی کو بھی ظالمانہ طریقے سے شہید کیا گیا اور انکے قاتل بھی ابھی تک لاپتہ اور قانون کے شکنجہ میں نہیں آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس معاملے میں زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے میں خود حکومت میں ہوں سیاسی قتل اور قانون شکنوں کو ہرگز نہ چھوڑا جانا چاہیئے۔ وہ اس ملک میں ہوں یا کسی اور ملک میں ہوں اگر وہ اسطرح سے جرائم کرکے دوسرے ملک چلے جائیں کہ قانون کی زد سے بچ سکیں۔ تو یہ انکا ایک غلط خیال ہے۔ وہ دیر تک نہیں بچ سکتے اور ہم لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ حکومت کوشاں ہے۔ تاہم یہ کہنا پڑتا ہے کہ اسکے لئے وقت چاہیئے۔ تاکہ ان کو قانون کے شکنجے میں لایا جائے۔ اور قانون کی بالادستی قائم کی جائے۔ خدا سے دعا ہے کہ انکے عزیزوں کو صبرِ جمیل سے نوازے اور ہم سب کو اس قابل کرے کہ ہم میں بھی مولوی صاحب مرحوم کیطرح ولولہ پیدا ہو اور ہم بھی ایسا ہی کریں اور غیر قانونی اقدام کو بند کر سکیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی تقریروں سے مجھے تعجب ہوا ہے سوائے دعا کے کہ خدا مرحوم کو جنت عطا فرمائے کچھ نہیں۔ ہمارے پشتو میں ایک کہاوت ہے کہ دعا صرف بیوہ کیلئے کی جاتی ہے۔ مولوی شمس الدین مرحوم کا قتل اس لئے افسوسناک نہیں ہے کہ وہ جوان تھے انکو قتل کیا گیا ہے۔ بلکہ اس لئے افسوسناک ہے کہ ان تین مہینوں میں بلوچستان میں عبدالصمد خان اچکزئی کے قتل کے بعد ایک اور پشتون لیڈر کو بلا وجہ مار دیا گیا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ شمس الدین کا کسی کے ساتھ کوئی ذاتی جھگڑا نہیں تھا ان کی کسی کے ساتھ کوئی زمینی دشمنی نہیں تھی کوئی پیشی نہیں تھی ان کا قتل یقینًا کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوا ہے۔ مجھے اس بات کی بھی حیرانی ہوتی ہے کہ ایسی انتہا پسند تحریکوں کا نشانہ ایسی تنظیموں کا نشانہ صرف پشتون کیوں بنتے ہیں۔ ہندوستان میں دو ریلیں ٹکر کھاتی ہیں تو اسکا متعلقہ وزیر صرف اس لئے استعفٰی دیتا ہے کہ یہ اسکی ذمہ داری تھی یہ اسکا محکمہ تھا۔ دو ریلیں ٹکرا گئیں اور کئی معصوم جانیں ضائع ہو گئیں اس لئے مستعفی ہوتا ہے۔

اور ہمارے قانون کے محافظ یہ کہہ کر جان چھڑاتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ سے تو بچ گئے ہیں خدا کی گرفت سے نہیں بچیں گے ۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ اس قانون کے محافظ کیسے بنے ۔ آپ اس قانون کو چلا کیسے سکیں گے ۔ میں جذباتی باتیں نہیں کرتا کہ آپ عبدالصمد خان کے قاتل کا خواہ مخواہ کوئی سراغ لگائیں لیکن یہ حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ عبدالصمد کی کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی عبدالصمد کا کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں تھا ۔ اس کا قتل مکمل طور پر ایک سیاسی قتل ہے اسے سیاسی طور پر قتل کر دیا گیا ہے اور آپ کی گورنمنٹ میں قتل ہوا ہے ۔ میں نے آپ کو مثال دی تھی کہ ہندوستان کا ایک وزیر صرف اس لئے مستعفی ہوا تھا کہ اس کے محکمہ کی دو ریلیں ٹکرا گئیں تھیں ۔ ویلی برانٹ مغربی جرمنی کا چانسلر صرف اس لئے مستعفی ہوا کہ اس کے دفتر میں ایک ایسا آدمی گھس آیا تھا جو ملک کے لئے نقصان دہ تھا ۔ معلوم نہیں ہمارے وزراء نے کرسیوں میں کیا کچھ دیکھا ہے ۔

ٹھیک ہے یہ کرسیاں نہ چھوڑیں لیکن عبدالصمد خان اور شمس الدین کا قتل اس حکومت کے ماتھے پر ایک بدنما داغ ہے یہ داغ جس وقت تک رہے گا تاریخ آپکو ذمہ دار ٹھہرائے گی ۔ کیونکہ آپکی حکومت میں آپکا ایک ایسا ساتھی مر چکا ہے جس نے جب آپ ماربل ہاؤس کراچی میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ میں نیپ حکومت کی مخالفت کرنے کی جرأت نہ تھی اکیلے آپ کی طرف سے لڑائی مول لی ۔ جس آدمی کی ہمت جس آدمی کی قربانیوں سے آج آپ اس حکومت پر فائض ہیں جس آدمی کی قربانیوں سے کوئی وزیر اور کوئی وزیر اعلیٰ بنا بیٹھا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس وقت مولوی شمس الدین کی شہادت کے سلسلے میں قرارداد پیش ہے اور اسی پر بحث ہو رہی ہے اس کو سیاسی مسئلہ بنانا موزوں نہیں ہے ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ میرے ساتھیو ۔ (ایک آواز ۔ دعا کرو)

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ دعا مانگنا آپ کا کام ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ ہمارے قانون کے محافظ کہتے ہیں کہ عبدالصمد اور شمس الدین کے قاتل افغانستان فرار ہو گئے ہیں ۔ افغانستان میں بھی حکومت ہے ۔ کوئٹہ میں ان کے نمائندے ہیں اسلام آباد میں ان کے نمائندے ہیں آپ اگر کسی آدمی پر قتل کا الزام لگائیں اور وہ بھی ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی کے قتل کا الزام ۔

لگائیں اور ان سے رجوع کریں تو وہ یقیناً قاتل کو آپ کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری حکومت کی طرف سے ابھی تک افغانستان کے سفارت خانے کو یہ رپورٹ نہیں دی گئی کہ عبدالصمد کے قاتل اور شمس الدین کے قاتل افغانستان چلے گئے ہیں ہماری حکومت قانون کی بالادستی قائم رکھنے میں اس قدر ناکام ہو گئی ہے کہ دن دھاڑے لوگ عوام اور پولیس پر فائر کرتے ہیں شمس الدین کے قتل کے دن جو جلوس نکالا جانا تھا یہ اس لئے تھا کہ ہماری حکومت دفعہ ۱۴۴ انہیں ہٹا رہی تھی۔ دفعہ ۱۴۴ تین مہینے سے لگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے دو معصوم جانیں ضائع ہوئیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ خان صاحب اس کا ضرور خیال کیجئے کہ بجٹ آرہا ہے لا اینڈ آرڈر اور ایڈمنسٹریشن پر آپ ایک دن کے بجائے چار دن بحث کر سکتے ہیں اس وقت آپ بہت دور چلے گئے ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ شمس الدین کے قتل کے سلسلے میں جو جلوس نکالا گیا تھا اس پر فائر کئے گئے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ یہ ساری باتیں موجودہ قرارداد کے بارے میں کر سکتے ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اب میں بھی دعا کرتا ہوں کہ شمس الدین کے خاندان کو اللہ تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مس فضیلہ عالیانی۔ جناب اسپیکر آج کے اس اجلاس میں ہمارے درمیان معزز رکن مولوی محمد شمس الدین کی کمی ہم سب کے لئے باعث صدمہ ہے گو یہ جگہ پر کی جا چکی ہے لیکن یہ خلا تا زندگی باقی رہے گا۔ جناب والا۔ آج مجھے علم ہے کہ ایک اور قرارداد بھی آنے والی ہے جس میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی تعزیت پر کچھ کہنا ہے لیکن جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ فیلڈ مارشل ایوب خان فطری موت کے ذریعے سفر آخرت پر گئے ہیں مولوی شمس الدین کی جدائی ہم سب کے لئے باعث صدمہ اور باعث تکلیف و رنج ہے۔ جناب والا۔ اس سلسلے میں خاص طور پر سابقہ اجلاس کے موقعہ پر میں نے تحریک التوا پیش کی تھی۔ میں سمجھتی ہوں اسے دوبارہ پیش کرنا اور اس کا دوبارہ

ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔ جناب والا۔ میں معزز ایوان سے گزارش کرتی ہوں خدا کے لئے پاکستان کے استحکام کے لئے بلوچستان کے عوام کی عزت و آبرو اور جان و مال کے واسطے اس اسمبلی کی کاروائی کو روک کر میری اس التواء کی تحریک کو فوقیت دی جائے۔ جناب والا۔ جس انداز سے سابقہ اجلاس ملتوی کردیا گیا جس انداز سے میری تحریک التواء کو پس پشت ڈالا گیا۔ جناب والا۔ ہمارے یہ سابقہ گناہ جو ہیں وہ ملک اور صوبے کیلئے قطعاً نقصان دہ ہیں جناب والا۔ مجھے افسوس ہے کہ اسمبلی میں بیٹری بنانے کے ٹھیکے کے تحفظ کے سلسلہ میں بحث اور سوال وجواب کے لئے کافی وقت دیا جاتا ہے۔ لیکن اس علاقے میں انسانوں کے خاتمے اور انسانیت کے قتل کے بچاؤ کی صورت میں ہمارے حزب اقتدار کے ارکان گھبرا جاتے ہیں اور وہ یقیناً اسمبلی کا اجلاس ملتوی کردیتے ہیں۔ جناب والا یہ تعزیتی اجلاس روایتی طور پہ تو درست ہے۔ لیکن یہ مکمل اس وقت ہوگا جب کہ مولوی شمس الدین کے قاتل کو منظر عام پہ لایا جائے گا۔ اور اُسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ میں آخر میں جناب محترم مولانا شمس الدین کے لئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ لیکن یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ اس علاقے میں ناانصافی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پورے صوبے میں عوام میں بے چینی کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ بلوچستان کے موجودہ حالات پہ بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر اعلیٰ۔ میں نے اپنے معزز اراکین کی تقریریں سنیں خان محمود خان صاحب کی تقریر سنی اور خاص طور پر میں نے اپنی بہن کی تقریر سنی میری بہن صاحبہ نے جو بہترین مقرر ہیں انصاف کی حمایت کے لئے نہایت مدلل تقریر کی ہے۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ جو لوگ انصاف اور حق پرستی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بلوچستان میں انتظام نہیں ہے بلوچستان میں ظلم ہو رہا ہے بلوچستان میں تشدد ہو رہا ہے۔ وہ واقعات کو دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں سب جانتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس قسم کے تشدد کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب کی شہادت بھی اسی کی ایک کڑی ہے میں سب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم پوری طرح سے کاروائی کر رہے ہیں اور ملزم خواہ کسی بھی خطۂ زمین پر ہو ہماری حکومت کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ ملزم کو فوری طور پہ گرفتار کرے جہاں تک مولوی شمس الدین کے قتل کا پس منظر ہے شاید عوام کو یہ علم ہو کہ یہ قتل کس طرح ہوا ہے یہ واقعہ کس طرح ہوا مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ تنقید برائے تنقید کی جاتی ہے لیکن اصل واقعات کو پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ حکومت پہ جس طرح تنقید کی جائے حکومت کو جس طرح غلط طریقے سے اچھالا

جائے وہ بہتر ہوتا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف بلوچستان کے لئے بلکہ پورے پاکستان کے عوام کے لئے یہ بہتر اور صحیح چیز ہوگی کہ انسان واقعات کو صحیح رنگ میں پیش کرے ہو سکتا ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان سیاسی اختلاف ہو میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک ملک اور بلوچستان کا تعلق ہے ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی سیاسی اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ جانتے ہیں کہ مولوی محمد شمس الدین کا قتل کس طرح ہوا یہ بہت ظالم حرکت تھی میں اس کی مذمت کرتا ہوں بلوچستان کے افراد اور ہر پاکستانی اس کی مذمت کرتا ہے مولوی شمس الدین صاحب جس طرح دوران سفر پر گئے جس طرح ملزم شاہ وزیر نے انکو اکسایا انکو ترغیب دی کہ وہ بغیر کسی گارڈ اور ڈرائیور کے سفر کریں۔ اور خود ان کے ساتھ گیا اور جہاں کہیں بھی مولوی شمس الدین کو نماز پڑھنے کی یا لیٹنے بیٹھنے کی یا آرام کرنے کی ضرورت ہوئی ملزم نے اپنے آپ کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کی اور مولوی شمس الدین نے بھی یہ کوشش کی کہ اس ملزم کو کوئی دیکھنے نہ پائے۔ یہ قابل غور بات ہے۔ دوران سفر مولوی صاحب نے ایک طرح جیپ کو دیکھا جو الٹی پڑی تھی۔ مولوی صاحب خود زخمیوں کو قلعہ سیف اللہ لے گئے۔ مگر ملزم کو مولوی صاحب نے وہاں چوراہے پر اتار دیا۔ کس مقصد کے لئے اتارا میں نہیں کہہ سکتا انہوں نے اسے چوراہے پر اتارا اور بعد میں زخمیوں کو پہنچانے کے بعد واپس آکر دوبارہ بٹھایا یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ ملزم انکی موٹر کا ذہین ضو؟ رہا تھا اس ملزم نے اس ظالم آدمی نے پچھلی نشست پہ بیٹھے ہوئے تین فائر مولوی صاحب کے سر پہ کئے اور موٹر قلعہ سیف اللہ سے تقریباً بائیس تیئیس میل (۲۲-۲۳) دور ایک پل سے پانچ چھ گز زمین سے نیچے اتر گئی اور یہ قتل کا واقعہ اس طرح رونما ہوا۔ جہاں تک اس کی گرفتاری کا تعلق ہے میں پہلے کہہ چکا ہوں اور میں اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت پورے وسائل استعمال کرے گی اور اسکو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کرے گی تاکہ اس شخص کو سزا ملے۔ جہاں تک خان عبدالصمد خان صاحب کا تعلق ہے ہم انکے ممنون رہیں گے۔ انکے مشکور رہیں گے۔ ہماری جماعت کے ساتھ اور ہمارے ساتھ انکا تعاون رہا ہے انکا قتل ایک سیاسی قتل ہے۔ کس وجہ سے قتل ہوا اسلئے کہ خان عبدالصمد خان نے حکومتی پارٹی کا ساتھ کیوں دیا وہ ہمارے ساتھ بھی کیوں رہے ہمارے ساتھ کیوں تعاون کیا میری بہن صاحبہ نے کہا ہے کہ پچھلے اجلاس میں ان کی تحریک التوا پہ بحث نہ ہو سکی انہیں اس پہ بولنے نہ دیا گیا اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس وقت ایک غلطی سے اجلاس ملتوی ہو گیا لیکن اب بجٹ بھی آرہا ہے۔ اجلاس بھی تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا آپ بڑی خوشی سے تقریریں کر سکتی ہیں ہماری تنقیص کر سکتی ہیں۔ حکومت کے ہر معاملے پہ تنقید کر سکتی ہیں لیکن کم از کم میں اتنا ضرور عرض کرونگا کہ انسان کو اپنے آپکو دیکھنا چاہیئے اور ان لوگوں کو دیکھنا چاہیئے جو انتشار پیدا

کر رہے ہیں ہر روز بار دھاڑ کر رہے ہیں روزانہ بسوں کو لوٹا جا رہا ہے قتل کیا جا رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا آپ نہیں جانتے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ کیا اس سے ملک میں استحکام پیدا ہوتا ہے میں ان الفاظ کے ساتھ اس ایوان کی طرف سے مولوی محمد شمس الدین کے پسماندگان کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری تعزیت ان کے خاندان کو پہنچا دی جائے۔

مس فضیلہ عالیانی۔ پوائنٹ آف آرڈر سر جناب والا معزز رکن جام صاحب نے جو ابھی تقریر کی ہے اس سے وہ مجھے نہ متاثر کر سکے اور نہ کچھ باور کرا سکے جو کچھ میں نے اپنی تعزیتی تقریر میں اور بلوچستان کے حالات کے متعلق کہا بلکہ خود انہوں نے جو ظاہر کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنے نا اہل ہیں وہ ایڈمنسٹریشن اور لاء اینڈ آرڈر قائم نہیں کر سکے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنے لگ گئی ہیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ جام صاحب آپ تشریف رکھیں۔ انہیں آپ نے ترغیب دلائی ہے یہ محض تعزیتی قرارداد تھی آپ نے ڈیبیٹ بنا لیا۔ دیکھئے مس فضیلہ عالیانی آپ تشریف رکھیں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہ ہوا یہ تو دوبارہ تقریر ہوئی۔ یہ ایک قرارداد تھی اس قرارداد کو ختم کرنا ہے یا نہیں۔

مس فضیلہ عالیانی۔ یہ لاء اینڈ آرڈر قائم نہیں کر سکے جب نیپ کے دور میں گرفتار ہوئے تھے . . . .

مسٹر اسپیکر۔ مس فضیلہ عالیانی دیکھئے یہ پرسنل ریمارکس ہیں آپ تشریف رکھئے مالیاتی بجٹ پیش ہونے والا ہے اس وقت آپ اور جام صاحب کھل کر بول سکیں گے۔ جیسا کہ جام صاحب نے خود کہا ہے ایک مہینہ اسمبلی کا اجلاس چلے گا اس وقت تو ایک تعزیتی ریزولیشن ہے یہ تعزیتی ریزولیشن جو مولوی صاحب کے بارے میں پیش ہوا اور جب اراکین ایوان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا میں سوچتا ہوں کہ کیا کوئی ایسی بات رہ گئی ہے جس کا ذکر کرنا باقی ہو۔

ہاں ہے۔ مولوی صاحب کے قتل اور ان کی شہادت سے میرا ایک نقصان ہوا ہے۔ وہ میرے دوست تھے مجھے ان سے واسطہ پڑتا رہتا تھا۔ مجھے دکھ ہوتا ہے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ آج کل اچھی شخصیتوں کو لوگ ان کے کرداروں کو شقی القلب ہدف اس لئے ختم کر دیتے ہیں۔ کہ وہ ایسے کرداروں کو برداشت نہیں کر سکتے ان کے کردار کی بلندی کو دیکھ کر ان کو اپنی پستی کا اتنا شدید احساس ہوتا ہے کہ وہ ان کے خاتمہ ہی سے اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ بہت لمبی بات کہنا بات کرنے کا کوئی کمال نہیں ہے۔ میں اتنا ضرور عرض کرونگا کہ یہ جنگ بہت پرانی جنگ ہے اور آج بھی جاری ہے۔ غالباً مستقبل میں بھی جاری رہے گی یہ یزید اور حسینؑ کی جنگ ہے سچائی اور سچائی کو برداشت نہ کرنے والوں کی جنگ ہے یہ جاری رہیگی۔ آج ہم یہ عزم کریں گے کہ ہمیشہ یزیدیت کے خلاف لڑیں گے اس سے کتنے شمس الدینوں کی حفاظت ہو سکے گی۔ ہم یہ عزم اور ارادہ کریں کہ ہم مظلوموں کا ساتھ دیں گے مظلومیت کا ساتھ دیں گے۔ یزیدیت کے خلاف کھڑے رہا کریں گے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے تاثرات کو ختم کرنا چاہتا ہوں میرا خیال ہے کہ اس قرارداد میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور ایوان کو منظور ہو گی۔

(منظور)

مسٹر اسپیکر۔ میں مولوی محمد حسن شاہ سے گذارش کرونگا کہ مرحوم کی مغفرت کو ایصال ثواب کے لئے دعا کرائیں۔

(جناب مولوی حسن شاہ صاحب نے کھڑے ہو کر دعا کرائی)

مسٹر اسپیکر۔ آپ دوسری قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم کی اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور سوگوار خاندان کے افراد کو صبر جمیل عطا کرے۔

مسٹر اسپیکر۔ قرارداد یہ ہے کہ:-

بلوچستان صوبائی اسمبلی فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم کی اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور سوگوار خاندان کے افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب والا۔ مرحوم و مغفور خلد آشیان، فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سابق صدر پاکستان کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا انکو جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔

وزیر صحت و محنت۔ میں مرحوم فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں۔ انسان سے غلطیاں ہوتی ہیں انہوں نے بھی بعض غلطیاں کی ہونگی۔ لیکن انکا یہ قابل ستائش کام نہیں بھلایا جا سکتا کہ انہوں نے پاکستان بننے کے وقت مہاجرین کی آبادکاری کا کام نہایت احسن طریقے سے کیا۔ اسکے علاوہ مرحوم نے پاکستان کی فوج کو زبردست تربیت دی اور ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے ہندو ملک کے تسلط کو پاکستان پر قائم نہیں ہونے دیا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ غلطیاں ہر انسان میں ہوتی ہیں ہم انکے لئے دعا کرتے ہیں کہ خدا مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

وزیر خزانہ۔ مرحوم فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اس قوم کے لائق اور قابل فرزند تھے۔ انہوں نے پاکستان کے عوام اور پاکستان کی فوج کی جو تربیت کی تھی بلاشبہ انہوں نے اس فوج کو برعظیم کی اچھی فوج بنادیا تھا۔ اور اسطرح ملک کے دفاع کو مضبوط کیا۔ ہم سب پاکستانی لوگوں کو انکی موت پر افسوس ہے۔ لہذا ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا انکو جنت عطا فرمائے اور انکے پسماندگان کو صبر دے۔ آمین۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و آبپاشی۔ جناب اسپیکر اور معزز ممبران ایوان ہمارے اور پاکستانی عوام کے لئے سابق صدر محمد ایوب خان کی وفات ایک بڑا سانحہ ہے۔ وہ ایسی شخصیت کے مالک تھے جنکے عہد حکومت میں پاکستان اقتصادی اور معاشی ترقی سے ہمکنار ہوا اور بین الاقوامی طور پر بھی ملک کو نمایاں مقام ملا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انکا کردار دانشمندانہ تھا۔ انکی جوانمردی اور دانشمندی کا اعتراف

ساری دنیا نے کیا ۔ انکی اچانک موت کا سارے ملک کو غم ہوا۔ میں انکے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا انکو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے ۔ آمین ۔ اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل دے ۔ آمین ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں عرض کرونگا کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے انتقال سے جو صدمہ ہوا ہے اس پر اس ایوان کیطرف سے انکے خاندان سے اظہار غم کیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ چونکہ یہ قرارداد میں نے پیش کی تھی اسلئے میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرونگا ۔ جناب اسپیکر ۔ مرحوم فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اس ملک کے دس سال تک صدر رہے آپکی خدمت میں سابق صدر کی موت پر ہمارے ممبروں نے جو اظہار افسوس کیا ہے ۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے سابق صدر کا احترام کریں اور اس جذبہ کو مدنظر رکھیں کہ حکومت کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی ہے ۔ میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اسمبلی کے یہ جذبات مرحوم کے خاندان تک پہنچائے جائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کیا قرارداد منظور ہے ۔ (آوازیں ہاں)

مسٹر اسپیکر ۔ اب مولوی محمد حسن شاہ صاحب دعائے مغفرت کریں گے ۔

(مولوی محمد حسن شاہ نے دعائے مغفرت کی)

مسٹر اسپیکر ۔ اب مرحومین کی یاد میں آج کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے ۔ لیکن چونکہ قواعد کی رو سے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب بھی آج ہی ہونا ہے اس لئے اس کے لئے ہم شام کو چھ بجے پھر اکٹھے ہونگے ۔

(گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس چھ بجے شام تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

(چھ بجے شام کو دوبارہ اجلاس زیر صدارت جناب اسپیکر سردار محمد خان باروزئی منعقد ہوا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس نشست میں ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہونا ہے ۔ صرف ایک ہی پرچہ نامزدگی موصول

ہوا ہے۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ صاحب نے میر قادر بخش بلوچ کو اس عہدہ کے لئے نامزد کیا ہے۔ لہذا میں میر قادر بخش بلوچ کے صوبائی اسمبلی بلوچستان کے ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

میر قادر بخش بلوچ آکر حلف اٹھائیں۔

(میر قادر بخش بلوچ نے بطور ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی بلوچستان اُردو میں حلف اٹھایا)

وزیر اعلیٰ۔ میں ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب پر اس ایوان کی اور اپنی طرف سے جناب میر قادر بخش بلوچ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور میں توقع کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اپنی خدمات بلوچستان کے عوام کے لئے پہلے سے پیش کی ہوئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس جلیل عہدے پر فائز ہوتے ہوئے وہ اس منصب کو دیانتداری اور بغیر کسی خوف وخطر کے انجام دیں گے۔

جناب والا۔ یہ بہت خوش آئند ہے کہ ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب میں حزب اختلاف نے بھی حزب اقتدار کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا جناب آپ حزب اختلاف کو سامنے دیکھ رہے ہیں۔ (قہقہہ)

وزیر اعلیٰ۔ دیکھ تو نہیں رہے لیکن میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا اور پورے تعاون کے ساتھ ایوان نے متفقہ طور پر ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کیا ہے۔ اس لئے میں حزب اختلاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس ایوان کے ہر ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ میر قادر بخش بلوچ اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام دیں گے۔ (تالیاں)

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر۔ میں میر قادر بخش بلوچ کو اُن کے بلامقابلہ ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جب بھی انہیں ڈپٹی اسپیکر کی حیثیت سے کام انجام دینا پڑے تو وہ بلاخوف وخطر جمہوری تقاضوں کو نظر میں رکھیں گے۔ اس کے لئے قواعد وضوابط اور جمہوری روایات انکے سامنے ہونی چاہئیں۔ کیونکہ وہ اس وقت سارے ہاؤس کے نمائندے ہوں گے وہ

جمہوریت کے علمبردار رہیں گے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم نے ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب میں اپنے لئے بہت بہترین نمائندہ منتخب کیا ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ انہیں نہ صرف ہم نے منتخب کیا ہے بلکہ جیسے ہمارے قائد ایوان نے فرمایا حزب اختلاف نے بھی انکے انتخاب میں کوئی اختلاف نہیں کیا۔ اگر انہیں اختلاف کرنا ہوتا تو یقیناً وہ آج یہاں موجود ہوتے اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلا مقابلہ سارے ایوان نے انکا انتخاب کیا ہے اور میں انکو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

<u>وزیر تعلیم</u>۔ جناب والا۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ ایسا ہوتا ہے کہ جس پر سارے ایوان کو اعتماد ہونا چاہیئے۔ اور جہاں تک حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا سوال ہے وہ تو ایسی چیز ہے کہ نہ حزب اقتدار کو حزب اختلاف پر اعتماد ہوتا ہے نہ ان کو ان پر اعتماد ہوتا ہے۔ لیکن بقول نواب صاحب حزب اختلاف نے انکی غائبانہ طور پر تائید کر دی ہے کہ قادر بخش بلوچ کا بطور ڈپٹی اسپیکر انتخاب ہر دونوں فریقین کے لئے باعث اطمینان ہے۔ ہمیں پوری توقع ہے کہ جہاں تک اسکی کارکردگی کا تعلق ہے انشاء اللہ یہ ثابت کر کے دکھائیں گے کہ یہ انتخاب غلط نہیں ہوا۔ آپ کے توسط سے میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

<u>میر صابر علی بلوچ</u>۔ مسٹر اسپیکر۔ دنیا بھر میں اسمبلی اعلیٰ ترین اور با اختیار ادارہ سمجھا جاتا ہے ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر کے بعد ایوان کی روایات کا اور اراکین کے حقوق کا محافظ ہوتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس فرض سے عہدہ برا ہوں گے۔ میں ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے بارے میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر وثوق سے کہتا ہوں کہ قدرت نے انہیں ایسا علم دیا ہوا ہے کہ وہ اس ایوان کے اعلیٰ منصب کو بخوبی سرانجام دیں گے خصوصاً اس نکتہ نگاہ کے ساتھ کہ صوبہ بلوچستان کی تقدیر میں اگر اب اچھی روایات کی داغ بیل نہ ڈالیں گے۔ تو شاید دوبارہ موقع نہ آئے آخر میں میں اپنے دوست کو پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور</u>۔ جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے میں میر قادر بخش بلوچ کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور ان کو مشورہ بھی دیتا ہوں ہم خوش قسمت ہیں کہ آپ جیسا اسپیکر اس اسمبلی کو خدا نے دیا ہے۔ جناب قادر بخش صاحب کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپکے نقش قدم پر چلیں۔

پچھلے دو سال سے جس شاندار طریقے سے آپ یہ کارروائی سرانجام دیتے رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ ہمارے ڈپٹی اسپیکر بھی جب اسپیکر کی کرسی پر بیٹھیں گے تو اسی طرح کارروائی کریں گے۔ ان الفاظ سے میں ان کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ عوام کی خدمت کریں گے اور اس ایوان کی خدمت کریں گے۔

وزیر صحت و محنت۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے متعلق خیال یہ ہوتا ہے کہ حزب مخالف سے ہو یا حزب اقتدار سے وہ منصف ہوگا خواہ کسی پارٹی کا ہو ڈپٹی اسپیکر کا ایسا عہدہ ہوگا جیسا اسپیکر کا ہوتا ہے اسپیکر کا یہ فرض ہے کہ حزب اختلاف کی پاسداری ہو یا حزب اقتدار کی وہ انصاف سے کام کرے کیونکہ اس معزز ایوان اسمبلی اور صوبہ کو انصاف کی اشد ضرورت ہے ڈپٹی اسپیکر صاحب کو چاہیئے کہ وہ آپکے نقش قدم پر چلیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات و آبپاشی۔ جناب اسپیکر میر قادر بخش بلوچ جو بلوچستان اسمبلی کے بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں اور آج بطور ڈپٹی اسپیکر منتخب ہو گئے۔ یہ ان کی ہر دلعزیزی کی دلیل ہے۔ میں ان سے گزارش کرونگا کہ وہ آپکے نقش قدم پر چلیں اور خوش اسلوبی سے کارروائی سرانجام دیں ہمیں اطمینان ہے کہ وہ حزب اختلاف کی خواہشات کا بھی خیال رکھیں گے اس انتخاب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ میں جناب مولوی صالح محمد صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ انہوں نے مبارکباد دی ہے اور میں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں میر قادر بخش بلوچ جو اس اعلیٰ منصب پر آئے ہیں میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مسٹر قادر بخش بلوچ۔ جناب اسپیکر۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں بلوچستان کی پہلی اسمبلی کا ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوا ہوں اور سب ممبروں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ عزت بخشی ہے۔ میں کوشش کرونگا کہ سب کو جمہوری روایات کے مطابق ایک ہی نظر سے دیکھوں۔ میں آپ کی طرف دیکھنا چاہتا ہوں مجھے آپکی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ آپ کا کافی تجربہ ہے میں چاہتا ہوں کہ آپکے زیر سایہ اور شاگردی میں بحیثیت ڈپٹی اسپیکر کے فرائض ادا کروں۔ میں یہ بھی عرض کردوں کہ مجھے ڈپٹی اسپیکر بننے کی خواہش نہیں تھی۔ مگر قائد عوام مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے مجھے یہ پیغام ملا کہ میں ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے مقابلہ کروں اور میں نے ان کے اس حکم کی تعمیل کی ہے۔ آخر میں میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں سب ممبروں کا مشکور ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ میں وقت کے بارے میں آپکا مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ کہ کل اجلاس کا وقت کیا مقرر کیا جائے۔

قائد ایوان۔ جناب کل صبح دس بجے کا وقت ٹھیک رہے گا۔

مسٹر اسپیکر۔ (ممبران سے مخاطب ہوکر) آپ سب کو منظور ہے؟

(آوازیں جی ہاں)

مسٹر اسپیکر۔ اسمبلی کا اجلاس کل صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس سہ شنبہ ۴ جون ۱۹۷۴ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

گوشوارہ "۱"

Small Industries Estate, Quetta.

List Showing The Allotment of Plots.

'A' PLOTS MEASURING 20,000 sq.ft.	No: of Plot (s).
1. Haji Abdul Wahid, Flour Mills.	A—1.
2. Abdul Rahim Mohammad Jan Ghaznavi, Flour Mills.	A—3.
3. M. Rafiuddin & Sons, Flour Mills.	A—6.
4. M. Ibrahim Chiragh Mohammad, Flour Mills.	A—5.
5. Pak Roller Flour Mills.	A—7.
6. M/s. Abdul Sattar Ghouri, Flour Mills.	A—9.
7. Arif Iron & Steel Industries, Re-rolling Mills.	A—10,A-11 & A-12
8. Small Industries Wing (Cotton Handloom Centre).	A—13.
9. Firdous Textile Mills.	A—14.
10. Akhundzada Abdul Rahim, Soap Factory.	A—15.
11. Haji Muhakam-ud-din & Sons, Soap Factory.	A—16 & A—17.
12. Ch. Imdad Ali, Textile Unit.	A—18 & A—19.
13. Major Mohammad Afzal, Ready Made Garments.	A—20.
14. Ali Woollen Mills, Wool Spinning.	A—22,23 & 24
15. Sohail Idustries, Hoisery.	A—25.
Total:—	21 Plots.

'B' PLOTS MEASURING 10,000 sq.ft.

1.	Haji Shakar Din, Shoe Manufacturing Unit.	B—1.
2.	Fayaz Industries, Shoe Manufacturing Unit.	B—2.
3.	Haji Faizul Haq, Biscuits Factory.	B—3.
4.	M. Akbar, Bakery.	B—4.
5.	Girdhari Lal, Fruit Canning.	B—5 & B—6
6.	M Usman, Fruit Canning.	B—7.
7.	M.S. Gilani Foot Wear, Shoe Manufacturing.	B—8,9,10,11,12 13,14 & 15.
8.	Masoom Industries.	B—16 & B—17.
9.	Imperial Motor Stores, Batteries.	B—18 & B—19.
10.	Jahan Zeeb, Alluminium.	B—20.
11.	Arbab M. Akbar.	B—21.
12.	Mohammad Hussain, Paper Works.	B—22.
13.	Syed Fasih Iqbal, Printing Press.	B—23.
14.	Iftikhar Yousaf, Printing Press.	B—24.
15.	Ibrahim Khalil, Printing Press.	B—25.
16.	Khudadad Industries, Glass Factory.	B—27,28,29 & 30.
17.	Ch. Abdul Karim, Tobacco Crushing.	B—31.
18.	Anwar Kamal, Pharmaceuticals.	B—32.
19.	Ali Woollen Mills, Wool Spinning.	B—33 & 34.
20.	Kaka Mohammad Jan, Carpets Manufacturing.	B—35 & 36.
21.	M. Aslam, Knitted Fabrics.	B—37.

22.	Sardar M. Usman Jogazai, Carpets Manufacturing.	B—38 & 39.
23.	Ghulam Murtaza, Silk Weaving.	B—40.
24.	Aziz & Company, Knitted Fabrics.	B—41.
25.	A.G. Abdul Majid, Embroidery Works.	B—42.
26.	Mohammad Siddiq, Radio Assembling.	B—43.
27.	Hollywood Furnishers, Wood Work Unit.	B—44.
	Total:—	43 Plots.

Small Industries Estate, Quetta

List Showing The Allotment Of Plots

1.	Bashir & Co. Nibs Manufacturing.	C—1.
2.	Alfa Alluminium Utensils.	C—2 & C—3.
3.	Mian Mohammad Din Pressure Cookers.	C—5.
4.	Syed Marghoob Ali, Cycle Dynamo Manufacturing.	C—6.
5.	Al-Hilal Industries, Vehicle Body Making etc.	C—7 & C—8.
6.	Hayat Autos, Auto Repairing.	C—9 & C—10.
7.	Ch. Mohammad Aslam, Soap Factory.	C—11,12,13,14.
8.	Gilani Footwear Co. Shoe Manufacturing.	C—15.
9.	Haji Nadir Ali, Surgical Cotton.	C—16.

10.	Rana Abdul Hamid, Toys.	C—17 & C—18.
11.	Mohammad Saeed, Plastic Straps.	C—19.
12.	Khalid Plastic Straps.	C—20.
13.	Tariq Industries, Plastic Products.	C—21.
14.	Anwar Sultana, Glass Fabric.	C—22 & C—23.
15.	Haji Faiz Mohammad, Textile.	C—24.
16.	Habib Mirza & Co., Silk Yarn.	C—25.
17.	Abdul Rauf, Hoisery.	C—26.
18.	Darakhshan Tailoring Factory, Ready Made Garments.	C—27.
19.	Haji Mohammad Din, Marble Industry.	C—28—C—29.
20.	Dar Service Station.	C—30.
21.	Syed Akhtar Saghir, Chalk Factory.	C—31.
	Total:—	30 Plots.

گوشوارہ "ب"

CONFIDENTIAL

From :— The Commissioner, Quetta Division, Quetta.

To :— The Chairman, Municipal Committee, Quetta.

Memorandum No. 296/RRG-24-BD
Dated Quetta the 23rd : October, 1969.

Subject :- RECOVERY OF UNLAWFUL PAYMENT OF RS. 68,200/- FROM HAJI RASOOL KHAN VICE CHAIRMAN QUETTA MUNICIPAL COMMITTEE.

Reference Director, Local Fund Audit, Karachi Region, Karachi endorsement No. L-II-B (8)/468, dated the 3rd October, 1969, on the above subject.

2. The contents of the above noted report have been examined in detail and the objections raised by the Local Fund Audit Department are valid and correct. It has been found that the payment of Rs. 68,200/- to Haji Rasul Khan, Vice Chairman, Quetta Municipal Committee was unlawful unjustified and unauthorised. The Vice-Chairman has abused his official position and powers in getting himself appointed for conducting the auction of octroi, as is evident from his note dated 19-7-1969 recorded on the relevant file and reproduced at Para (iii) of the letter under reference. The payment was made to him in utter disregard of the rules.

3. The Vice Chairman (Haji Rasul Khan) should be called upon to explain his position in respect of the objections raised by the Director, Local Fund Audit, Karachi vide his letter under reference except para (v) and (xiii) of that letter.

4. Haji Rasul Khan should, therefore, please be asked to refund the amount of Rs. 68,200/- to the Municipal Fund within a week of the receipt of this letter failing which action will be taken against him for :-

(i) Violation of Rule 4 of the Conduct of Members Rules.

(ii) Causing loss to the Municipal Fund due to negligence and misconduct under Section 32 of the M.A.O. read with Article 58 of the B.D.O. 1959.

Sd/- Commissioner,
Quetta Division, Quetta.

COPY

Phone No. 45820

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

OFFICE OF THE DIRECTOR LOCAL FUND AUDIT,
KARACHI REGION, 141/D-2: P.E.C.H.S. KARACHI-29.

Dated 3-10-1969

No. L-II. B(8) 467

To

The Commissioner,
Quetta Division, Quetta.

Subject : RECOVERY OF UNLAWFUL PAYMENT OF RS. 68,200/- FROM HAJI RASOOL KHAN, VICE CHAIRMAN, MUNICIPAL COMMITTEE QUETTA.

Kindly refer to our discussion on the 22nd: September, 1969 on the above subject. The case is submitted herewith giving full details of the irregularities committed in making the payments which has resulted in a colossal loss to the Municipal fund.

The right of collection of octroi of the Municipal Committee, Quetta, for 1969-70 (1-8-1969 to 31-7-1970) was leased out to Sheikh Mir Hassan H. Mardan Khan and Co, after open auction with the prior approval of the Government. The auction was held on 22-7-1969 and 23-7-1969. Haji Rasool Khan, Vice-Chairman of the Municipal Committee who was also a Government auctioneer, conducted the auction, which was supervised by the Chairman. A very heavy amount of Rs. 68,200/- was paid to Haji Rasool Khan vide Cheque No 584822 dated 5-8-1969 on account of commission for conducting the auction. In view of the reasons stated below his engagement as auctioneer was without any lawful authority and hence the payment of commission was ultera vires, unjustified and a colossal loss to the fund:—

(i) Sub-Rule (6) of rule 225 of the octroi Rules, which reads as under, requires that an officer should conduct the auction of lease of octroi. There was no necessity of asking the Vice-Chairman to conduct the auction simply because he, in his personal capacity was also a Government auctioneer.

"(6) The person whose bid has been accepted at the auction shall forthwith deposit with the officer conducting the auction a sum equal to one per centum of the amount of his bid, as security for the performance of his obligations in regard to the collection of octroi and payment of lease money to the Municipal Committee".

(ii) If any immovable property is to be auctioned, the Committee cannot engage any auctioneer but the auction should be conducted departmentally. In this connection, attention is invited to rule 10 of the Municipal Committee Recovery of Taxes Rules ...

"10. Sale of immovable property (I) every immovable property to be sold under these rules shall be sold by public auction to be conducted by a Municipal Officer appointed by the Chairman by a general or special order in this behalf".

In view of the provisions of the octroi Rules and Recovery of Taxes Rules, the engagement of an auctioneer for the lease of octroi was unlawful and unjustified. The action could be conducted by the Chairman or any other Officer authorised by him in this behalf. More than one officer and/or member of the Committee could also be authorised with the approval of the Municipal Committee or Controlling Authority to conduct the auction.

(iii) The question of leave of octroi was placed before the Municipal Committee on the following three occasion but it was never reported to the Committee that the auction would be conducted by an auctioneer (i.e. the Vice-Chairman):—

(a) Resolution No. 1 dated 26-5-1969 proposing to the Government that the octroi may be leased.

(b) Resolution No. 1 dated 21-6-1969 regarding approval of a draft agreement prepared by the Mnnicipal Officer for lease of octroi.

(c) Resolution No. 23 dated 30-7-1969 regarding approval of the highest bid of Sheikh Mir Hassan. The fact that the Vice-Chairman conducted the auction and a heavy commission was payable to him should have been reported to the Committee at least in its meeting held on 30-7-1969, when the highest bid was approved. Even the reference, which was made to the Commissioner for approval of highest bid vide letter No. 4289-28 (64) Octroi dated 24-7-1969 and in which the net income of octroi was shown as a result of such lease, did not oontain any indication that an auctioneer was engaged for auction of octroi and that any commission was payable to him. It was stated by the Chairman in that letter that "the auction was supervised by me" without saying as to who had conducted the auction.

Thus, the appointment of an auctioneer was made without the approval of the authority. The Vice-Chairman was himself very much interested in conducting the auction as would appear from his note dated 19-7-1969 recorded on the relevant file, which is reproduced below:—

"Action may be taken according to the instructions issued by the West Pakistan Government on 15-7-1969. Government auctioneer should be immediately informed about this auction so that he may, in turn, inform the bidders sufficiently in advance of the date of auction".

Yes please.

Sd/—19-7-1969 Sd/—19-7-69

Chairman. Vice-Chairman.

On this, a letter No. 48(24)-Octroi, dated 15.7.1969. was issued to the Vice Chairman asking him to conduct the action. It is surprising to note that the Vice Chairman recorded the above note on 19.7.69. requesting the Chairman to depute the Government Auctioneer (the Vice-Chairman) to conduct the auction but the letter was issued to him in back date i.e. 15.7.1969. The above note also show the anxiety of the Vice-Chairman to take this job. This was the only authority on which he conducted the auction. The Chairman was not competent to entrust the job to him, which was tentamount to incurring a liability of payment of here commission, which the Chairman was not competent to sanction:—

(iv) His appointment as auctioneer vide Chairman's letter No. 48(24) Octroi/4150 dated 15-7-1969 was sort of contract, which he could not accept without the prior approval of the Controlling Authority, vide rule 4 of the Conduct of Members Rules, Further, under rule 6 ibid, he should not have taken part in the different proceedings of the Municipal Committee as detailed at (iii) above, when the question of lease of octroi was considered and finally approved. He took part in these proceedings but he did not disclose his interest in the lease, nor was it recoreded in any proceedings that the auction would be conducted by the Vice-Chairman.

(v) The commission of Rs. 68,200/- was paid to Haji Rasool Khan vide cheque No. 584822 dated 5.8.1969 by the Chairman of his own authority. The Chairman was not competent to sanction the expenditure exeeding Rs. 10,000/- vide rule 2(m) (ii) of the Municipal Committees Rules. The Chairman, thus exceeded his powers, which amounted to misconduct. The relevant office note, bill etc: was not signed and passed by the Accounts Officer of the Committee. In fact, the case was not routed through him, because he was not agreable to this payment.

(vi) The Residient Audit Scheme was introduced by the Government in the Municipal with effect from 1.8 1969, under rule 13(I) of the Municipal Committee Audit Rules. Rule 15 ibid requiries that no payment should be made from Municipal fund, unless the bill is pre-checked and passed in audit. The bill for commission of Rs. 68,200/- which was paid on 5.8.1969, was not presented to audit for passage at ang stage. The payment was made without pre-audit which was also a delibrate violation of the rule.

(vii) According to the information collected from other Municipal Committees, the lease of octroi in Municipal Committee Peshawar, Rawalpindi and Multan was auctioned departmentally and no auctioneer was engaged. The lease of Municipal Committee, Quetta, could also be auctioned departmentally and the auctioneer was not required.

(viii) There was no budget provision for the payment of commission of Rs. 68,200 and as such it required prior sanction of the Controlling Authority, which was not obtained. In fact, the payment was unauthorisedly made by the Chairman without referring the case to the Accounts Officer, Audit Section, Municipal Committee, or the Controlling Authority

No logic can justify payment of such huge commission for conducting auction on two days and, that too, for a few hours.

(ix) Even in Government Departments, the auction of Immovable Property is conducted by the Officers and no auctioneer is engaged for this purpose. The Services of an auctioneer are required mostly in the case of auction of stores.

(x) Many Municipal Committees in the Province auction different lease (e.g. manure, gardens, colleetion of fees etc.) and the auction is conducted departmentally. No such precedent was ever noticed in any local body that an auctioneer might have been engaged for this purpose.

(xi) The commission was paid on the contracted money (expected income). The payment of commission on the basis of contracted money is not a wise step, because if for any reason, the contracted money cannot be recovered in full, which is to be done in eleven monthly instalments, it would be greater loss.

(xii) The payment of commission was extravagant and actul loss of funds. It was a serious financial irregularity within the meaning of rule 173 of the Municipal Committees Budget Rules which reads as under:—

"173 for the purpose of these rules, a financial irregularity shall include:—

(1) any expenditure incurred without sanction;

(2) any expenditure incurred without sufficient appropriations;

(3) any expenditure incurred without proper justifications;

(4) any extravagance or waste of Municipal fund;

(5) any case of loss of Municipal money or property due to frauds, neglect or misappropriation;

(6) any case of over-budgeting or under-budgeting; and

(7) any breach of the provisions of these rules".

(xiii) As regards appointment of Haji Rasool Khan, as auctioneer of auction of Municipal lease in the past, it may be pointed out that this was also objected to, as would appear from the following instances:—

(a) While making a proposal for the lease of cycle stand for 1968-69, the following note was recorded on file No. 7 (66) Taxation:—

Submitted please. In this connection the Chairman's orders are also solicited whether the Government auctioneer is to be called for the action or not. In the past, this contract has not been auctioned through him but was auctioned in the office under the supervision of the Chairman and Chief Officer.

Sd/- 10-9-68
Abdul Zaheer Tax Superintendent

Sd/- 10-9-1968
Akhtar Hussain Taxation Officer

" No need to all the Government Auctioneer. The auction be announced by the official hand."

Sd/- 10-9-68
Abdul Karim Alkozai,
Chairman,

Accordingly, the auction was couducted by the then Chairman, Mr. Abdul Karim Alkozai on 16-9-1968, who has attested the bids recorded in token of having conducted the auction.

(b) Mr. Abdul Ghafoor Durrani, member of the Municipal Committee, moved a Resolution in the meeting of the Committee, held on 28-6-1969 objecting to the appointment of Haji Rasool Khan as auctioneer. The Committee decided that the matter should be referred to the legal adviser for advice. But the resolution was not incorporated in the minutes of the meeting and unauthorisedly deleted by the Chairman. A copy of the motion presented by Mr. Durrani is enclosed herewith. This smacks of the undue favour, which the present administration is doing with the Vice-Chairman at the cost of Municipal interest.

The above facts also show that the authorities had long ago realized that there was no necessity of any auctioneer If the lease cf cycle stand for the years 1967-68 and 1968-69 could be auctioned by the Chairman/Chief Officer, no logic could justify the necessity of appointment of an auctioneer for octroi.

What has been stated above bears testimony to the fact that the Chairman, being in league with Vice-Chairman acted without lawful authority, made every effort to keep the appointment of auctioneer and payment of commission to him a secret, delibrately violated the requirment of the rules, abused his powers and official position, ignored the Principles of financial properiety and made payment of Rs. 68,200/-. All this amounts to misconduct and negligence, which caused a very heavy loss

The matter is very serious and brought to your notice with the request that orders may please be issued for immediate refund of the amount unlawfully drawn by the Vice-Chairman.

Sd/- (M. Jahangir Khan)
Director,
Local Fund Audit, Karachi Region,
Karachi - 29.

No. LII. B (8)/468 Date 3-10-1969.

Copy forwarded for information and necessary action to :-

(1) The Secretary to the Government of West Pakistan Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Department, Lahore.

(2) Tho Adviser, Local Fund Audit, and Deputy Secreteary to Government of West Pakistan, Finance Department, Lahore.

(3) The Chairman, Municipal Committee, Quetta.

(4) The Resident Audit Officer, Municipal Committee Quetta

Sd/- (M Jahangir Khan)
Director,
Local Fund Audit Karachi Region,
Karachi-29